بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

ایڈیٹر: غلام نبی


## اخبار احمدیہ

قادیان ۲۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور پیٹ درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آج بعد نماز عصر کارکنان نظارت بیت المال نے منشی نور محمد صاحب اور میاں مدد خان صاحب کے ریٹائر ہونے پر انہیں پارٹی دی۔

چودھری عبد اللہ خان صاحب کا بڑا لڑکا محمد ظفر اللہ خان بعارضہ ٹائیفائڈ شدید بیمار ہے۔ دعا صحت کی جائے۔




جلد ۳۰ | ۲۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش | ۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ ھ | ۲۲ ماہ مئی ۱۹۴۲ ء | نمبر ۱۱۶



روزنامہ الفضل قادیان — ۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ


# "ہندوستان ٹائمز" کی بے ہودہ حرکت اور اخبار "ویربھارت"

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں اخبار "ہندوستان ٹائمز" کی اس بے ہودہ حرکت کے متعلق حکومت کو توجہ دلائی گئی تھی۔ جس میں اس نے آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا کارٹون شائع کر کے قرآن کریم کی اس آیت کو بھی نشانہ تمسخر بنایا۔ جس میں مسلمانوں کو چار تک بیویاں کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ چنانچہ ہم نے لکھا تھا:-

"ہم اسلامی نقطۂ نگاہ سے اس قسم کی تمام حرکات کا جو کسی پر تمسخر اڑانے۔ اور استہزاء کرنے کے لئے کی جائیں۔ ناپسندیدہ سمجھتے ہیں۔ اور ان کے انسداد کے خواہاں ہیں لیکن اگر اس وقت ہماری اس صدائے احتجاج کو مغربیت کے ذہر یلے نقار خانہ میں طوطی کی آواز سمجھا جا سکتا ہے۔ تو اتنی اصلاح تو ضرور ہو جانی چاہیئے۔ کہ کسی کو کسی مذہبی پیشوا کے متعلق اس قسم کی نازیبا حرکت کی اجازت نہ ہو۔ یا کسی مذہبی حکم اور ارشاد کو ہنسی اور تمسخر کے سلسلہ میں استعمال نہ کیا جائے"

چونکہ یہ معاملہ نہایت اہم اور ہر مذہب و ملت کے لوگوں کے ساتھ تعلق رکھنے والا تھا۔ اس لئے اور اخبارات نے بھی اس بارے میں ہماری تائید کی۔ اور حکومت سے اس قسم کا انتظام کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس سلسلہ میں معزز معاصر "انقلاب" نے جو مضمون لکھا ہے پیش نظر رکھتے ہوئے اگرچہ اخبار "ویر بھارت" (۱۷ مئی) نے بھی ہماری تائید کی۔ اور لکھا۔ کہ "ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اس اعتراض میں وزن ہے۔ ہندو اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا پاس کرنا چاہیئے۔ مذہب کو سیاسی جھگڑوں کا نشانہ نہیں بنایا جانا چاہیئے" لیکن ساتھ ہی خواہ مخواہ آنریبل سر فیروز خان صاحب نون اور آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ذکر شرافت سے گرے ہوئے پیرایہ میں کیا۔ چنانچہ لکھا:

"ہندوستان میں چند خاندانوں پر انگریز کی نگاہ التفات ہے یعنی جب کوئی بڑا عہدہ خالی ہوتا ہے۔ انہیں فراموش نہیں کیا جاتا۔ سر فیروز خان نون کی جہالت کا یہ عالم ہے۔ کہ انہیں اتنا بھی علم نہیں۔ کہ پلاسی کی لڑائی کلائیو اور ڈوپلے کے درمیان نہیں۔ بلکہ کلائیو اور نواب سراج الدولہ کے درمیان ہوئی تھی۔ اس کے باوجود وہ مدتوں پنجاب کے وزیر اعظم رہے۔ وہاں سے سبکدوش ہوئے۔ تو لنڈن میں انڈیا ہائی کمشنر بن گئے۔ اور اب وہاں سے آئے ہیں۔ تو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بن کر۔ یہی حال سر ظفر اللہ کا ہے۔ کوئی بڑا عہدہ نہیں۔ جو برطانوی گورنمنٹ نے انہیں پیش نہ کیا ہو کچھ عرصہ ہوا۔ فیڈرل کورٹ کے جج تھے۔ اور اب چین میں گورنر جنرل کے ایجنٹ ہیں"

ظاہر ہے۔ کہ یہ انداز تحریر نہایت غیر مہذبانہ ہے۔ ہمیں معلوم نہیں۔ کہ جس غلطی کا ذکر "ویر بھارت" نے کیا ہے۔ اس کی حقیقت کیا ہے۔ لیکن اگر اس کا بیان لفظ بلفظ درست مان لیا جائے۔ تو بھی کوئی شریف انسان اسے وہ رنگ دینے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ جو "ویر بھارت" نے دیا ہے۔ کیونکہ انسان خواہ کتنا ہی بڑا ہو بڑے سے بڑے انسان سے بھی غلطی سرزد ہو سکتی ہے اور ہو جاتی ہے۔ پس کسی ایسی غلطی کو جس کے کئی ایسے اسباب بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ جس کی طرف وہ منسوب ہو۔ اس کا کوئی دخل نہ ہو۔ "جہالت" کا ثبوت قرار دینا اپنی جہالت کا اعلان کرنا ہے۔ دوسرے اخبارات کی طرح "ویر بھارت" میں بھی آئے دن غلطیاں ہوتی رہتی ہیں۔ خود اسی مضمون میں کارٹون کی جو تشریح کی گئی ہے۔ وہ اصل کے مطابق نہیں۔ مثلاً یہ جو لکھا ہے۔ کہ کچھ فاصلہ پر ایک برقعہ پوش عورت بیٹھی ہے۔ اور اس کے پیچھے فیڈرل کورٹ کی جھنڈی لگی ہے۔ یہ درست نہیں۔ اور نہ کارٹون کے نیچے یہ الفاظ لکھے ہیں۔ کہ یہ بھی ان کی ہے اور وہ بھی ان کی ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ اصل کارٹون جو ۱۲ اپریل کے "ہندوستان ٹائمز" میں چھپا ہے دیکھے بغیر یہ لکھ دیا گیا ہے۔ پس اگر بالکل تازہ واقعہ کے متعلق اس قسم کی غلطی جہالت نہیں کہلا سکتی تو ایک تاریخی واقعہ میں سہو کیونکر "جہالت" کا ثبوت بن سکتا ہے۔

دراصل اس قسم کی نکتہ چینی محض اس تعصب کا نتیجہ ہے۔ جو مسلمان معززین کے متعلق ہندو اخبارات میں پایا جاتا ہے۔ اور آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو تو خواہ مخواہ لپیٹ لیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو جو قابلیت عطا کی ہے۔ اور جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہر اہم موقعہ پر نمایاں ہو چکی ہے۔ اس کا ہر با خبر اور شریف انسان کو اعتراف ہے۔ اخبارات میں اس کے اعتراف کے لئے بارہا مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ اور شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں جو شخص اس کا انکار کرتا ہے وہ اپنی بد مذاقی اور بے جا تعصب کا اظہار کرتا ہے۔ کاش "ویر بھارت" اس بارے میں فراخ دلی سے کام لیتا۔

"ویر بھارت" نے آخر میں ایک مسلمان اخبار میں شائع شدہ ایک فرضی کہانی کا اقتباس پیش کر کے لکھا ہے۔ کہ اس میں بھگوان کرشن کی کہانی کے ہیرو سے یہ کہلا کر توہین کی گئی ہے۔ کہ "میں کرشن بنوں گا۔ اور تم میری رادھا ہوگی" اور مطالبہ کیا ہے کہ مسلمان اخبارات کو اس کے خلاف پروٹسٹ کرنا چاہیئے۔

ہم چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق حضرت کرشن کو خدا تعالیٰ کا مقدس رسول۔ اور نبی سمجھتے ہیں۔ اس لئے کوئی ایسا لفظ جو ان کی شان کے خلاف ہو۔ سننا پسند نہیں کرتے۔ اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ایسا ہی کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ باوجود اس کے اگر کوئی مسلمان کوئی اس قسم کا فقرہ استعمال کرتا ہے۔ جیسا کہ "ویر بھارت"

نے پیش کیا ہے۔ تو ہم اسے بری الذمہ نہیں سمجھتے۔ لیکن ساتھ ہی یہ گزارش کرتے ہیں۔ کہ اس کی بہت زیادہ ذمہ داری خود ہندوؤں اور ان کے مذہبی لٹریچر پر عائد ہوتی ہے۔ جس میں حضرت کرشن کے متعلق نہایت ہی افسوسناک بلکہ شرمناک رنگ اختیار کیا گیا ہے۔ "ویر بھارت" کو اس بارے میں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ گھر کا بھیدی ہے۔ پس چاہیئے کہ حضرت کرشن کے متعلق ان غلط روایات اور قصے کہانیوں کا قلع قمع کر دیا جائے جن میں ان کی شان کے قطعاً خلاف باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور ان کی خوبیاں لوگوں پر واضح کی جائیں۔ کیا "ویر بھارت" ہماری یہ گزارش اپنے ناظرین کے سامنے پیش کر کے انہیں تحریک کرے گا۔ کہ اسے کامیاب بنانے کی کوشش کریں ؟

## امتحان مولوی فاضل کا طلباء کی قابلیت سے بالا پرچہ

معلوم ہوا ہے کہ آج (۲۰ مئی) مولوی فاضل کے امتحان کا چوتھا پرچہ جو منطق اور فلسفہ کا پرچہ ہے۔ عام طلباء کی قابلیت کے لحاظ سے بہت مشکل آیا۔ آٹھ سوالات میں انتخاب کا کوئی موقعہ نہیں دیا گیا۔ اور پہلے سوال میں تعیین نہیں ہے۔ سوالات امتحانی معیار سے بالا ہیں۔ اہل علم اور معلمین جامعہ احمدیہ قادیان کی رائے میں بھی یہ پرچہ طلباء کے لئے مشکل ہے۔ یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد کو چاہیئے کہ ممتحن اصحاب کو تاکید کریں۔ کہ طلباء کے معیار قابلیت کو مدنظر رکھ کر نمبر دیں۔ تا بلاوجہ طالب علم ناکامی کا مونہہ نہ دیکھیں۔

اس پرچہ سے پیشتر نثر عربی کا پرچہ بھی مشکل تھا۔ اور سوالات کی ترتیب بلاوجہ طلباء کی ذہنی تشویش کا موجب بنی۔ ممتحن صاحبان کو طالب علموں کی قابلیت کو ملحوظ رکھ کر پرچہ مرتب کرنا چاہیئے۔ امید ہے کہ رجسٹرار صاحب پنجاب یونیورسٹی اس بارے میں مناسب ہدایات نافذ فرمائیں گے۔



## تحریک جدید کے مرکزی تبلیغی فنڈ کی قسط

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والے احباب کرام پر یہ واضح ہو چکا ہے کہ تحریک جدید کے مرکزی تبلیغی فنڈ کی قسط مئی میں ادا کرنی پڑتی ہے۔ اگر دوست اپنے وعدے ادا نہ کریں۔ تو یہ کہاں سے ادا ہو۔ اگر وقت پر قسط ادا نہ ہو۔ تو دس روپیہ سینکڑہ جرمانہ ہو جاتا ہے۔ جو گویا بروقت چندہ نہ ادا کرنے والے کی سستی سے ہوا۔ ایسی صورت میں ان کا سو روپیہ چندہ خدا تعالیٰ کے ہاں نوے روپیہ سمجھا جائے گا۔ کیونکہ دس روپیہ جرمانہ ان کی سستی سے ہوا۔ پس دوست جلد توجہ کریں۔ اور اپنے وعدے جلد سے جلد پورے کریں۔

بعض احباب ۳۱ مئی تک آسانی سے ادا کر سکتے ہیں۔ مگر وہ تساہل کی وجہ سے ادا نہیں کرتے اور ۳۱ مئی تک ادا کر کے سابقون میں شامل ہونے کا موقعہ ہے۔ اسے کھو دیتے ہیں۔ پس ایسے احباب ہوشیار ہو جائیں۔ اور اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل میں ۳۱ مئی سے قبل چندہ داخل فرما دیں۔ فائنشل سیکرٹری تحریک جدید

## خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب یکم اپریل سے ۱۹ اپریل ۱۹۴۲ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

۷۷۱۔ عنایت بی بی صاحبہ ضلع امرتسر
۷۷۲۔ بشیراں بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۷۷۳۔ عبدالعزیز صاحب "
۷۷۴۔ محمد سعید صاحب "
۷۷۵۔ محمد دین صاحب "
۷۷۶۔ سراج دین صاحب "
۷۷۷۔ غلام قادر صاحب "
۷۷۸۔ امیر النساء بی بی صاحبہ "
۷۷۹۔ چراغ بی بی صاحبہ "
۷۸۰۔ جلال الدین صاحب "
۷۸۱۔ سردار محمد صاحب جالندھر
۷۸۲۔ محمد حسین صاحب ضلع گورداسپور
۷۸۳۔ دلاور خان صاحب امرتسر
۷۸۴۔ محمد لطیف صاحب "
۷۸۵۔ دولت علی صاحب گوجرانوالہ
۷۸۶۔ اللہ دتا صاحب ضلع گورداسپور
۷۸۷۔ نعیمہ صاحبہ امرتسر
۷۸۸۔ کریم النساء بیگم صاحبہ آسام
۷۸۹۔ غلام رسول صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۹۰۔ خوشی محمد صاحب جالندھر
۷۹۱۔ اللہ رکھا صاحب بہاولپور
۷۹۲۔ محمد بی بی صاحبہ "
۷۹۳۔ محمد ابراہیم صاحب "
۷۹۴۔ سکینہ صاحبہ "
۷۹۵۔ فاطمہ بی بی صاحبہ "
۷۹۶۔ منیر احمد صاحب "
۷۹۷۔ محمد بشیر صاحب "
۷۹۸۔ حفیظ بیگم صاحبہ "
۷۹۹۔ مقبول بیگم صاحبہ "
۸۰۰۔ لیس نائیک محمد شاہ صاحب ایجوکیشنل انسپکٹر لیہ چھاؤنی
۸۰۱۔ ملک شیر محمد صاحب سرگودہا
۸۰۲۔ امام الدین صاحب ضلع گورداسپور
۸۰۳۔ برکت بی بی صاحبہ "
۸۰۴۔ مختار احمد صاحب "
۸۰۵۔ منشی صاحب "
۸۰۶۔ سرداراں صاحبہ ضلع گورداسپور
۸۰۷۔ برکت بی بی صاحبہ "
۸۰۸۔ خورشید احمد صاحب "
۸۰۹۔ فرزند صاحب "
۸۱۰۔ خورشیداں صاحبہ "
۸۱۱۔ رسولاں صاحبہ "
۸۱۲۔ اللہ رکھی صاحبہ "
۸۱۳۔ مہر بی بی صاحبہ "
۸۱۴۔ عنایت محمد صاحب "
۸۱۵۔ روشن دین صاحب "
۸۱۶۔ محمد صدیق صاحب "
۸۱۷۔ شیر محمد صاحب "
۸۱۸۔ حسین بخش صاحب "
۸۱۹۔ نواب بی بی صاحبہ "
۸۲۰۔ مہراں بی بی صاحبہ "
۸۲۱۔ چوہدری کرم دین صاحب "
۸۲۲۔ سردار محمد صاحب "
۸۲۳۔ علی محمد صاحب "
۸۲۴۔ علی اصغر صاحب "
۸۲۵۔ شریف صاحب "
۸۲۶۔ شریفاں صاحبہ "
۸۲۷۔ خورشیدہ صاحبہ "
۸۲۸۔ رشیدہ صاحبہ "
۸۲۹۔ محمد بوٹا صاحب "
۸۳۰۔ بشیراں صاحبہ "
۸۳۱۔ نذیراں صاحبہ "
۸۳۲۔ محمد شفیع صاحب "
۸۳۳۔ اللہ دین صاحب "
۸۳۴۔ بڈھا صاحب "
۸۳۵۔ امام الدین صاحب "
۸۳۶۔ سردار بی بی صاحبہ "
۸۳۷۔ فتح بی بی صاحبہ "
۸۳۸۔ حشمت بی بی صاحبہ "
۸۳۹۔ محمد بی بی صاحبہ "
۸۴۰۔ عمداں بی بی صاحبہ "
۸۴۱۔ نور بیگم صاحبہ "
۸۴۲۔ نذیر بیگم صاحبہ "
۸۴۳۔ سردار بیگم صاحبہ ضلع گورداسپور
۸۴۴۔ عبدالحق صاحب "
۸۴۵۔ اقبال بیگم صاحبہ "
۸۴۶۔ جنت بیگم صاحبہ "
۸۴۷۔ مبارک علی صاحب "
۸۴۸۔ رشیدہ بیگم صاحبہ "
۸۴۹۔ سیراں بی بی صاحبہ "
۸۵۰۔ رحمت علی صاحب "
۸۵۱۔ سلطان احمد صاحب "
۸۵۲۔ عزیز صاحب "
۸۵۳۔ منظور احمد صاحب "
۸۵۴۔ سرداراں صاحبہ "
۸۵۵۔ ریشم صاحبہ "
۸۵۶۔ عزیزاں صاحبہ "
۸۵۷۔ منظوراں صاحبہ "
۸۵۸۔ احمد علی صاحب "
۸۵۹۔ سردار صاحب "
۸۶۰۔ مختار صاحب "
۸۶۱۔ نذیراں صاحبہ "
۸۶۲۔ طالعاں صاحبہ "
۸۶۳۔ مولا بخش صاحب "
۸۶۴۔ بھاگے خان صاحب "
۸۶۵۔ محمد حسین صاحب "
۸۶۶۔ طالب حسین صاحب "
۸۶۷۔ غلام فاطمہ صاحبہ "
۸۶۸۔ محمد اسلم صاحب "
۸۶۹۔ محمد اقبال صاحب "
۸۷۰۔ مریم بی بی صاحبہ "
۸۷۱۔ غلام سرور صاحب "
۸۷۲۔ عبدالعزیز صاحب "
۸۷۳۔ مختار احمد صاحب "
۸۷۴۔ علی احمد صاحب "
۸۷۵۔ جلال الدین صاحب "
۸۷۶۔ شریفہ صاحبہ "
۸۷۷۔ حمیدہ صاحبہ "
۸۷۸۔ عبدالحمید صاحب "
۸۷۹۔ چوہدری دین محمد صاحب "

۸۸۰۔ فضل بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۸۸۱۔ آمنہ بیگم صاحبہ "
۸۸۲۔ سرداراں صاحبہ "
۸۸۳۔ علی بخش صاحب "
۸۸۴۔ نذیر صاحب "
۸۸۵۔ شریف صاحب "

**وقار عمل میں شمولیت کی تحریک ہمارے پیارے آقا کی طرف سے ہے**

مہتمم وقار عمل

# ایمان کی قدر و قیمت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد جمع ہونے والے چند ایک بے کس اور بے بس دُنیوی سامانوں سے بالکل ہیدست اور ظاہری عزت و وجاہت سے یکسر محروم لوگوں نے دیکھتے ہی دیکھتے دُنیا میں جو عظیم الشان انقلاب بپا کر دیا۔ اور جس سرعت کے ساتھ نظام عالم کو ایک نئے سانچے میں ڈھال دیا۔ اس پر مادی سامانوں اور اسباب پر نظر رکھنے والے حیران ہیں۔ اور ہمیشہ حیران رہیں گے۔ لیکن جو ان کی ایمانی پختگی اور ایثار پیشگی سے واقف ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک ایمان کتنی قیمتی چیز تھی۔ انہیں اس پر کوئی حیرت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ پر ایمان۔ وُہ حقیقی اور مخلصانہ ایمان جس میں کسی دُنیوی غرض و مقصد کی کوئی ملونی نہ ہو۔ ایک ایسی زبردست طاقت ہے جس کے سامنے مخالفتوں کی تیز و تند آندھیاں اور عداوتوں کے بے پناہ طوفان ہرگز نہیں ٹھہر سکتے۔ یہ ایک ایسی آگ ہے۔ کہ جب کسی مومن کا قلب اس کی حدت سے گرما جاتا ہے۔ تو اس کے اندر ایک ایسی برقی رو اور مقناطیسی کشش پیدا ہوجاتی ہے۔ کہ دُنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی اسے اپنے رستہ سے نہیں ہٹا سکتیں۔ بلکہ وُہ دُنیا کو اپنے پیچھے لگا سکتا ہے۔ صحابہ کرام کے قلوب میں جو ایمان تھا۔ اسے چند ایک مثالوں سے اس لئے واضح کیا جاتا ہے۔ کہ تا ہمارے دوست اس بات کو سمجھ سکیں۔ کہ دُنیا میں حقیقی اور مفید انقلاب پیدا کرنے کے لئے کیسا ایمان درکار ہے۔ اور ان سے سبق حاصل کر کے اپنے آپ کو اس امر کے لئے تیار کرلیں۔ کہ وقت آنے پر اگر وُہ اپنے ایمانوں کا اس سے بہتر نہیں۔ تو کم سے کم ایسا نمونہ تو ضرور پیش کریں گے۔ اور اپنی کمزوری سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسیہ پر حرف نہ آنے دیں گے۔

حضرت خباب ایک صحابی تھے۔ جو بیان فرماتے ہیں۔ کہ مشرکین مکہ مجھے اذیت دینے کے لئے ایمان سے تائب کرنے کی غرض سے آگ کے انگارے دہکاتے اور مجھے ان پر لٹا دیتے۔ اور ایک شخص سینہ پر کھڑا ہوجاتا۔ کہ جنبش نہ کرسکوں۔ اور اسی حالت میں لٹائے رکھتے۔ حتیٰ کہ میرے جسم سے رطوبت نکل نکل کر آگ کو سرد کردیتی۔

(طبقات ابن سعد جزو ثالث)

حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو امیہ بن خلف چلچلاتی دھوپ میں عین دوپہر کے وقت جبکہ مکہ کی زمین آگ اُگل رہی ہوتی۔ اور آسمان انگارے برساتا۔ گرم ریت پر لٹا کر سینہ پر وزنی پتھر رکھ دیتا۔ تا حرکت نہ کرسکیں۔

(اسد الغابہ صفحہ ۲۰۶)

حضرت ابو فکیہہ صفوان بن امیہ کے غلام تھے۔ ان کا ظالم آقا ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر زمین پر لٹا دیتا۔ اور اوپر وزنی پتھر رکھ دیتا تھا۔ پھر ان کے پاؤں میں رسہ باندھ کر تپتی ہوئی زمین پر گلیوں میں آپ کو گھسیٹا جاتا۔ (اسد الغابہ تذکرہ ابو فکیہہ)

حضرت زبیر بن عوام جب اسلام لائے۔ تو آپ کا ظالم چچا آپ کو ایک چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھواں پہنچایا کرتا تھا۔ حضرت ام شریک رضی اللہ تعالےٰ عنہا ایک مومنہ خاتون تھیں۔ جب آپ دولت ایمان سے مالا مال ہوئیں تو آپ کے عزیز و اقارب اور متعلقین نے اس سے محروم کرنے کی ٹھانی۔ ان کا خیال تھا۔ کہ عورت ذات ہے۔ ذرا سی سختی سے سیدھی ہوجائے گی۔ لیکن جب معمولی ایذا دہی سے گمراہ کرنے میں کامیاب نہ ہوئے۔ تو یہ طریق ایجاد کیا۔ کہ انہیں دھوپ میں کھڑا کردیتے۔ اور کھانے کے لئے شہد ایسی گرم چیز دیتے۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ انتہائی پیاس کی حالت میں بھی پانی نہ دیتے۔ ان تکالیف سے ان کے اوسان خطا ہو جاتے۔ لیکن جیسا کہ کفار کا خیال تھا۔ پائے ایمان میں لغزش نہ آئی تھی۔ اور نہ آئی۔ اور ظالم خود ہی تھک کر رہ گئے۔

حضرت عمار کے متعلق بھی لکھا ہے۔ کہ قریش آپ کو عین دوپہر کے وقت کبھی انگاروں پر لٹاتے۔ اور کبھی پانی میں غوطے دیتے۔ (مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۳۸۳)

حضرت عمار کے والد یاسر بن عامر پر بھی بے حد سختیاں کی گئیں۔ آپ بہت ضعیف العمر تھے۔ ایمان میں تو کیا کمزوری آتی تھی۔ البتہ ظالموں کے تشدد کی تاب نہ رکھتے ہوئے انتقال فرما گئے۔ انہی حضرت یاسر کی بیوی اور حضرت عمار کی والدہ کو ظالم وحشی ابوجہل نے شرمگاہ میں نیزہ مار کر شہید کردیا تھا۔

(مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۳۸۳)

یہ تو مشہور واقعہ ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایمان لانے سے قبل اپنے بہنوئی حضرت سعد رضی بن زید کو اس قدر مارا۔ کہ ان کے چہرے سے خون کے فوارے چھوٹنے لگے۔ اور آخر ان کا استقلال۔ اور ان کی اہلیہ یعنی حضرت عمرؓ کی بہن کی ایمانی محبت نے حضرت عمرؓ کو اس خوبصورتی کے ساتھ شکار کیا۔ کہ گل اور پرشکستہ پرندے کی طرح پھڑپھڑاتے ہوئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں جا گرے۔ اور ایسے گرے۔ کہ پھر عمر بھر نہ اُٹھ سکے۔

حضرت ابوجندل بن سہیل مسلمان ہوئے۔ تو اُن کے والد نے آپ کو بیڑیاں پہنا کر قید میں ڈال دیا۔ اور کئی برس قید میں طرح طرح کی تکالیف کے ساتھ بند رکھا۔ انہیں نہایت بے دردی سے زدوکوب کیا جاتا تھا۔ مگر آپ نے ان سب تکالیف کو صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ جس روز صلح حدیبیہ کے شرائط طے ہو رہے تھے۔ حضرت ابوجندل کسی نہ کسی طرح قید سے بھاگ کر اسلامی کیمپ میں آپہنچے۔ انہی کا والد سہیل کفار کی طرف سے شرائط طے کر رہا تھا۔ ایک شرط یہ تھی کہ جو مسلمان کافروں کی قید سے بھاگ کر مسلمانوں کے پاس آئے گا۔ مسلمان اُسے واپس کریں گے۔ لیکن جو مسلمان کافروں کے پاس پہنچ جائے گا۔ اسے وُہ واپس نہ کریں گے۔ اسی شرط کے ماتحت کفار نے حضرت ابوجندل کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عہد کی پابندی کو جذبات پر غالب نہ آنے دیا۔ اور انہیں واپس کفار کے حوالہ کردیا۔ لیکن اس پر بھی ان کے ایمان کے ایوان میں کوئی تزلزل واقعہ نہ ہوا۔ اور برابر ثابت قدم رہے۔

(بخاری باب الشروط المصالحت)

پھر پہلے بعض صحابہ رضی حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اور بعد میں مدینہ گئے۔ یہ داستان کوئی کم الم انگیز نہیں۔ گھر بار عزیز و اقارب اور مال و اسباب کو خیرباد کہہ دینا کوئی کھیل نہیں۔ مگر کفار کے مظالم نے جب اپنے وطن میں ان پر زیست کو حرام کردیا۔ تو یہ بیچارے متاع ایمان کو لے کر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر نکل گئے یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ بعد میں اللہ تعالےٰ نے ان کو ہر چیز بکثرت عطا کی۔ لیکن اس سے تو انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ پہلے انہوں نے اپنی ہر چیز قربان کردی۔

## بقایا داران موصی احباب کے متعلق

### ضروری اعلان

حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ جن لوگوں کی وصیت عدم ادائیگی حصہ آمد کی وجہ سے منسوخ ہوجائے۔ ان سے کسی اور قسم کا چندہ بھی نہیں لیا جاتا۔ تاوقتیکہ وُہ اظہار ندامت اور توبہ کر کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے معافی حاصل نہ کریں۔ اس لئے جو موصی صاحبان اپنے چندے ادا نہیں کرسکتے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ اپنی وصیتیں منسوخ کروالیں۔ ورنہ ان کی طرف سے چندہ عام وغیرہ بھی قبول نہ کیا جائے گا۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

# اسلام میں احادیث کا مقام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان احسانات میں سے جو آپ نے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں پر کئے۔ ایک بہت بڑا احسان یہ ہے۔ کہ آپ نے احادیث کا صحیح مقام ان کے سامنے رکھا اور بتایا کہ احادیث کیسی قابل قدر چیز ہیں۔ آپ کی بعثت سے پہلے مسلمانوں کا ایک طبقہ اس غلو میں مبتلا تھا۔ کہ احادیث قرآن پر قاضی ہیں۔ اور دوسرا طبقہ اس خیال باطل میں مبتلا تھا۔ کہ قرآن کریم ہی مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے کافی ہے۔ احادیث سے استفادہ کرنا ضروری نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں خیالات کی تردید کی۔ آپ نے فرمایا۔

"یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے۔ حدیث جو ایک ظنی مرتبہ پر ہے قرآن کی ہرگز قاضی نہیں ہو سکتی۔ صرف ثبوت مزید کے رنگ میں ہے۔"

اسی طرح آپ نے ان لوگوں کو بھی غلطی پر قرار دیا جو حدیث کو ناقابل قبول سمجھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے ہدایت کے لئے جن تین چیزوں کو ضروری قرار دیا۔ ان میں سے ایک حدیث بھی ہے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ؎

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احادیث کی قدر و منزلت صحیح رنگ میں قائم فرمائی اور ان سے فائدہ اٹھانے کی اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی۔ مگر اس کے برعکس بعض غیر مسلموں کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ احادیث چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے ایک عرصہ بعد مرتب ہوئی ہیں۔ اس لئے ان کی صحت کے متعلق اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اعتراض کرنے والے چونکہ بالعموم عیسائی ہوتے ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ احادیث کی صحت اور ان کے قابل تسلیم ہونے کے متعلق بعض دلائل بیان کئے جائیں۔ ہم عیسائیوں سے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ احادیث پر اگر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ کہ چونکہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مرتب نہیں ہوئیں اس لئے وہ ناقابل اعتبار ہیں۔ تو اناجیل اربعہ کو وہ کس حیثیت سے قابل تسلیم بلکہ الہامی سمجھتے ہیں۔ جبکہ وہ بھی حضرت مسیح کی زندگی میں مرتب نہیں ہوئیں۔ مثلاً "لوقا" نے تو صاف طور پر اقرار کیا ہے۔ کہ "چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے۔ کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں۔ ان کو ترتیب وار بیان کریں۔ جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے ہم کو پہنچایا۔ اس لئے اے معزز تھیفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے انہیں تیرے لئے ترتیب سے لکھوں۔ تاکہ جن باتوں کی تو نے تعلیم پائی ہے۔ ان کی پختگی تجھے معلوم ہو جائے۔" (لوقا 1/1)

گویا لوقا نے اعتراف کیا ہے کہ چونکہ اور بہت سے لوگ اس بات کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح اور ان کے حواریوں کی باتوں کو جیسا کہ وہ سنتے چلے آئے ہیں۔ ترتیب سے لکھ دیں۔ اس لئے میں نے بھی یہ ارادہ کر لیا۔ کہ ان باتوں کو "ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے" لکھ دوں۔ پس عیسائی اگر لوقا کی کتاب تسلیم کر سکتے ہیں۔ حالانکہ وہ حضرت مسیح کے بہت عرصہ بعد مرتب کی گئی۔ تو احادیث کے متعلق ان کا یہ اعتراض کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

"متی" کا بھی یہی حال ہے۔ چنانچہ اس کی کئی اندرونی شہادتیں اس امر پر دال ہیں۔ کہ یہ کتاب اس متی حواری کی نہیں جو مسیح کا ایک خادم تھا۔ بلکہ کسی اور نے لکھ کر اس کا نام "متی" رکھ دیا ہے وہ اندرونی شہادتیں یہ ہیں۔

متی 2/23 میں لکھا ہے "ناصرت نام ایک شہر میں جا بسا۔ تاکہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو۔ کہ وہ ناصری کہلائے گا" مطلب یہ کہ حضرت مسیح ناصرہ میں اس لئے پیدا ہوئے تاکہ وہ پیشگوئی پوری ہو۔ جس کا بائیبل میں ان الفاظ میں ذکر ہے۔ کہ وہ ناصری کہلائے گا مگر واقعہ کے اعتبار سے یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ تورات اور صحف انبیا میں کہیں بھی یہ پیشگوئی بیان نہیں ہوئی۔ اگر کسی عیسائی کو دعوےٰ ہو کہ یہ پیشگوئی متی کے قول کے مطابق کسی صحیفہ میں موجود ہے۔ تو وہ اس کا حوالہ پیش کرے۔ مگر یہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس کا کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ موجودہ انجیل حضرت مسیح کے اصل حواری متی کی تصنیف نہیں ہے۔

متی کی دوسری اندرونی شہادت جو اسے ناقابل اعتبار ثابت کرتی ہے یہ ہے کہ متی 27/9 میں لکھا ہے "اس وقت جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہوا۔ کہ جس کی قیمت ٹھہرائی گئی تھی انہوں نے اس کی قیمت کے وہ تیس روپے لے لئے (اس کی قیمت بعض بنی اسرائیل نے ٹھہرائی تھی) اور انہیں کمہار کے کھیت کے واسطے دیا جیسا خداوند نے مجھے حکم دیا۔"

اس حوالہ میں یرمیاہ نبی کی ایک پیشگوئی کا ذکر کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ پیشگوئی یرمیاہ میں نہیں بلکہ ذکریاہ 11/12 میں پائی جاتی ہے۔ یہ غلطیاں بتا رہی ہیں۔ کہ "متی" اس حواری کی کتاب نہیں۔ جس کا ذکر متی 9/9 میں اس طرح آتا ہے۔ کہ "یسوع نے وہاں سے آگے بڑھ کر متی نام ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا۔ اور اس سے کہا۔ میرے پیچھے ہو لے۔ وہ اٹھ کر اس کے پیچھے ہو لیا۔" بلکہ کسی ایسے شخص کی تصنیف ہے۔ جو صحف مقدسہ سے بہت کم واقفیت رکھتا تھا

پھر "یوحنا" بھی ناقابل قبول ہے۔ کیونکہ اس میں لکھا ہے۔ "اور بھی بہت سے کام ہیں۔ جو یسوع نے کئے۔ اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو کتابیں لکھی جاتیں۔ ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی۔" (یوحنا 21/25)

دنیا میں شعرا کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنے اشعار میں مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ مگر ان سطور میں جو مبالغہ کیا گیا ہے اس کی کوئی حد ہی نہیں لکھا ہے اگر یسوع مسیح کے حالات تفصیل کے ساتھ لکھے جاتے۔ تو اتنی کتابیں بن جاتیں۔ کہ ان کے لئے دنیا میں گنجائش ہی نہ ہوتی۔ پھر یوحنا 20/30 میں لکھا ہے۔ یسوع نے اور بھی بہت سے معجزے شاگردوں کو دکھلائے۔ جو اس کتاب میں نہیں لکھے گئے۔ یہ خود کتاب کے ناقص ہونے کا اظہار ہے۔

غرض احادیث اگر اس وجہ سے ناقابل اعتبار سمجھی جا سکتی ہیں۔ کہ وہ بعد میں مرتب ہوئیں۔ تو متی مرقس لوقا اور یوحنا بدرجہ اولےٰ ناقابل اعتبار سمجھی جائیں گی۔ کیونکہ ان کتب کی تدوین نہ صرف عرصہ دراز کے بعد عمل میں آئی۔ بلکہ ان کے اندرونی سقم انہیں کھلے طور پر ناقابل اعتبار قرار دے رہے ہیں۔ اور شواہد سے قطع نظر اختلاف اور تحریف کو ہی دیکھ لیا جائے۔ لوقا 9/3 میں حضرت مسیح کی ایک نصیحت جو انہوں نے اپنے حواریوں کو کی۔ ان الفاظ میں درج ہے کہ "راہ کے لئے کچھ نہ لینا نہ لاٹھی نہ جھولی نہ روٹی نہ روپیہ نہ دو دو کرتے رکھنا" مگر مرقس 6/8 میں آتا ہے "حکم دیا کہ راستے کے لئے سوا لاٹھی کے کچھ نہ لو۔ نہ روٹی نہ جھولی نہ اپنے کمربند میں پیسے" گویا لوقا تو کہتا ہے کہ حضرت مسیح نے لاٹھی تک رکھنے کی اجازت نہیں دی۔ مگر مرقس کہتا ہے۔ کہ لاٹھی رکھنے کی اجازت انہوں نے دے دی تھی۔ البتہ روٹی اور روپیہ وغیرہ پاس رکھنے کی ممانعت کر دی تھی۔ یہ تو اختلاف کا حال ہے۔ تحریف کی مثالیں مزید برآں ہیں۔ مثلاً ۱۸۱۷ء کی انجیل میں یہ عبارت تھی۔ کہ

"تب وہ نوشتہ اس مضمون کا کہ وہ بدکاروں میں گنا گیا پورا ہوا" مرقس 15/28 مگر موجودہ اناجیل میں سے اس عبارت کو بالکل اڑا دیا گیا ہے۔ اور اس قسم کی صرف ایک مثال نہیں بلکہ کئی مثالیں ہیں۔ پس عیسائیوں کو سب سے پہلے اپنے گھر کی خبر لینی چاہیئے۔ اور بجائے اس کے کہ دوسروں پر اعتراض کریں۔ یہ دیکھ لیا کریں کہ خود ان کی کیا حالت ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ احادیث کتابی صورت میں بعد میں مدون ہوئی ہیں۔ مگر یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں صحابہ کو احادیث محفوظ رکھنے کا کوئی خیال نہ تھا۔ یا انہوں نے اس کا کوئی انتظام نہیں کیا تھا۔ صحابہ کرام رضا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک بات کو سن کر اپنے لوح قلب پر محفوظ رکھتے۔ اور دوسروں کو سناتے رہتے۔ تاکہ وہ علم لوگوں میں پھیلتا چلا جائے۔ اور اسے زیادہ سے زیادہ محفوظ رکھا جا سکے۔ بلکہ خود قرآن نے یہ ہدایت دی تھی۔ کہ مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اطاعت کریں۔ اور کامل اطاعت اسی صورت میں ہو سکتی تھی۔ جب وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قول و فعل کی متابعت کرتے۔ اور واقعات بتاتے ہیں۔ کہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اس کی تفصیل اگلے نمبر میں بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی وباللہ التوفیق۔

# مولوی محمد علی صاحب سے چند مطالبات

## اشتہار غلطی کے ازالہ میں نبوت کی جو تصریح کی گئی ہے وہ کسی اور جگہ دکھائیے

۲۹ مارچ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کے مابین جو مکالمہ ہوا۔ اس پر نکتہ چینی کرتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ "پھر سوال ہوا کہ تعریف نبوت کی یہ تبدیلی کس سنہ میں واقع ہوئی" جس کا جواب ملا۔ "میری تحقیق کے مطابق اس تبدیلی کا پورا اعلان ۱۹۰۱ء کے شروع اور ۱۹۰۰ء کے آخر میں ہوا ہے اس تبدیلی کی تصریح رسالہ ایک غلطی کے ازالہ میں ہوئی ہے" اس پر مولوی محمد علی صاحب دریافت کرتے ہیں۔ کہ "یہ پورا اعلان کیا بلا تھی؟ اور تبدیلی کی تصریح کس جانور کا نام"

جناب مولوی صاحب پورا اعلان کوئی بلا نہ تھی۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر انکشاف تام ہوا۔ تو آپ نے اپنی نبوت کو ایسے رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرنا شروع کیا جس کی نظیر اس سے پہلے امت محمدیہ میں موجود نہ تھی۔ اور تبدیلی کی تصریح سے یہ مراد ہے۔ کہ آپ نے غلطی کے ازالہ میں تعریف نبوت پر بحث کرتے ہوئے پہلے انبیاء کو بھی اسی تعریف کے ماتحت نبی کہا جس تعریف کے ماتحت امت محمدیہ میں آپ کو نبی ہونے کا دعویٰ تھا۔ چنانچہ حضور اشتہار ایک غلطی کے ازالہ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔

"یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے" اب دیکھئے اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف بتا دیا ہے کہ پہلے نبی ان نبوتوں اور پیشگوئیوں کے ملنے کی وجہ سے نبی کہلاتے ہیں۔ جن نبوتوں اور پیشگوئیوں کے اس امت میں ملنے کا وعدہ ہے۔ یہی تعریف نبوت میں تبدیلی کی ہے وہ تصریح جس کے اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں موجود ہونے کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام گذشتہ انبیاء کو نبی نبوتوں اور پیشگوئیوں کی وجہ سے قرار نہیں دیا کرتے تھے۔ بلکہ انہیں کامل شریعت لانے یا احکام سابقہ میں ترمیم تنسیخ کرنے یا بلا استفادہ کسی نبی سابق کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے نبی قرار دیا کرتے تھے۔ لیکن اب اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں آپ نے اس امر کی تصریح فرمادی ہے۔ پہلے انبیاء بھی صرف اسی شرط کی وجہ سے نبی تھے۔ کہ وہ نبوتوں اور پیشگوئیوں کے حامل تھے۔ اور ان نبوتوں اور پیشگوئیوں کے امت محمدیہ میں ملنے کے وعدے کا ذکر فرما کر آگے چل کر امت محمدیہ میں نبی کے ہونے کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت لا یظهر علی غیبه احداً الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے پس مصفا غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیهم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفا غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفا غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے"

اس حوالہ میں بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کے دروازہ سے ایسی موہبت نبوت کے ملنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو پہلے انبیاء کو براہ راست ملا کرتی تھی۔ کیونکہ اس موہبت کا مشار الیہ وہی نبیوں والی نبوت ہے جسے براہ راست طور پر بند قرار دیا گیا ہے اور پھر اسی نبیوں والی نبوت کے امت محمدیہ میں ظلیت اور فنا فی الرسول کے دروازہ سے مل سکنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ پس نتیجہ صاف ظاہر ہے۔ کہ جب نبیوں والی نبوت امت محمدیہ میں فنا فی الرسول کے دروازہ سے مل سکتی ہے۔ تو امت محمدیہ میں ملنے والی ایسی نبوت اور پہلے نبیوں کی نبوت میں نفس نبوت کے لحاظ سے کوئی فرق بجز ذریعہ حصول کے نہ ہوا۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ پہلے انبیاء کو جو نبوت اور طریق سے ملی۔ اور امت محمدیہ میں وہی نبوت دوسرے طریق سے ملے گی۔

یہ وہ تصریح ہے جو اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں کی گئی ہے۔ اور اس سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب یا اشتہار میں ایسی تصریح مذکور نہیں۔ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک میرا یہ بیان غلط ہے تو وہ اشتہار غلطی کے ازالہ سے پہلے ایسی تصریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تحریر و تقریر میں پیش کریں۔ میں خدا کے فضل سے بڑی تحدی سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب ایسا کوئی قول جو اس تصریح پر مشتمل ہو پیش نہیں کر سکتے۔ لہٰذا اندریں حالات کیا ایک سچے احمدی کا یہ فرض نہیں۔ کہ وہ یہ تسلیم کرے کہ سب سے پہلے اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں تعریف نبوت میں تبدیلی کی تصریح موجود ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایسا فرمانا کہ ایسی تبدیلی کی تصریح رسالہ ایک غلطی کے ازالہ میں ہوئی ہے ایک حقیقت کا اعتراف ہے جس کا رد جناب مولوی محمد علی صاحب کے لئے معقول طریق پر ہرگز ممکن نہیں۔ چنانچہ میں کامل وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جناب مولوی صاحب اوپر کی پیش کردہ تصریح جو اشتہار ایک غلطی کے ازالہ سے پیش کی گئی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی اس سے پہلی تقریر و تحریر میں دکھانے سے ہمیشہ کے لئے عاجز رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے دریافت کیا ہے۔ کہ تبدیلی کا اعلان کس کتاب یا اشتہار میں ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ اعلان کے لئے تو یہ ضروری نہیں کہ وہ کسی اشتہار یا کتاب میں ضرور درج بھی ہو۔ کیونکہ اپنی مجالس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ۱۹۰۱ء کے بعد کے اپنے تئیں نبی کی حیثیت میں پیش کرنا کافی اعلان ہے۔ تاہم مولوی صاحب کی مزید تسلی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ایسا اعلان جس سے یہ ظاہر ہو۔ کہ آپ اپنی ظلی نبوت اور وحی میں باقی تمام محدثین اور مجددین امت سے ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ اربعین ۳ صفحہ ۶ ایڈیشن سوم پر بھی موجود ہے۔ یہ کتاب ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء کو شائع ہوئی۔ حضور اس اعلان میں فرماتے ہیں

"سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جس کو اپنے نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تیئیس برس کی مہلت دی گئی۔ اور تیئیس برس تک برابر سلسلہ وحی کا جاری رکھا گیا"

یہ اعلان بتاتا ہے۔ کہ آپ اپنی وحی میں باقی تمام افراد امت سے امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور فیض محمدی سے وحی پانے کا نام ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ پر ظلی نبوت قرار دیا ہے۔ پس آپ اپنی ظلی نبوت میں تمام محدثین و مجددین امت سے ممتاز ہیں۔ اور ایسا اعلان اس صورت میں اربعین سے پہلے موجود نہیں۔ کیا مولوی محمد علی صاحب ایسا اعلان اربعین سے پہلے کہیں دکھا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ذیل کا قول آپ کی کتاب حقیقۃ النبوۃ سے پیش کر کے کہ "۱۹۰۱ء ایک درمیانی زمانہ ہے۔ جو دونوں خیالات کے درمیان برزخ کے طور پر حد فاصل ہے" کے متعلق سوال کرتے ہیں "کیا اس سے مراد صرف یہ ہے کہ آپ مذبذب تھے۔ کہ تعریف نبوت میں تبدیلی کریں یا نہ کریں"

(پیغام ۲۸ اپریل صفحہ ۷ کالم ۳)

مولوی صاحب کو معلوم ہو۔ کہ اس برزخی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہرگز مذبذب نہ تھے۔ بلکہ اس زمانہ کو حد فاصل یا برزخ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ محض اس وجہ سے قرار دیا ہے کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت کو جزوی نبوت یا محض محدثیت قرار دینا ترک کر دیا ہے۔ مگر ابھی اپنے تئیں واضح الفاظ میں محدثین امت کے مقابلہ میں اپنی نبوت کے لحاظ سے ممتاز حیثیت میں بھی پیش نہیں فرمایا۔ اس زمانہ اور پہلے زمانہ میں یہ فرق ہے کہ اس سے پہلے زمانہ میں حضور اپنی نبوت کو جزوی نبوت یا بالفاظ دیگر محدثیت قرار دیتے رہے۔

پس اس لحاظ سے اس درمیانی زمانہ کو حد فاصل یا برزخ قرار دیا گیا ہے نہ اس لحاظ سے

## احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

۳ مئی چار بجے شام مسجد کبوترانوالی میں احمدیہ گرلز سکول کا سترھواں سالانہ جلسہ محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے افتتاحی تقریر کی۔ بعدہ سکول سے رخصت ہونے والی مڈل جماعت نے اپنے لکھے ہوئے مضامین پڑھ کر سنائے جن کے نام حسب ذیل ہیں۔ زبیدہ بیگم۔ مسرت عظیمہ۔ عشرت۔ بشریٰ۔ محمودہ۔ اس کے بعد مبارکہ بیگم نے اپنی تقریر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ہاجرہؓ کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے اسلام کی خوبیاں اور صحابیات کی قربانیوں پر روشنی ڈالی۔ پھر محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے سورہ والتین اور سورہ والعٰدیات ضبحًا تلاوت کر کے اس کے مفہوم کو ذہن نشین کراتے ہوئے نماز دعا اور تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی۔ اور جھوٹ۔ چوری اور نافرمانی وغیرہ سے مجتنب رہنے کی تلقین کی۔ ۴ مئی کو پھر پریذیڈنٹ صاحبہ کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے ولا تشرکوا و بالوالدین احسانا تلاوت فرما کر شرک۔ والدین کے ساتھ احسان۔ قتل اولاد۔ مال یتیم۔ لین دین کے وزن میں احتیاط کی تفصیل کے ساتھ تشریح کی۔ اور مثالاً صحابہ کرام اور صحابیات کی قربانیاں بیان کر کے عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ وقفہ میں سلسلہ وار سکول کی لڑکیوں نے نظمیں پڑھیں۔ جماعت ہشتم نے الوداعی نغمہ پڑھا۔ سیکرٹری لجنہ نے سکول کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ پھر دینیات میں اول۔ دوم۔ سوم۔ نیز نصف فی صدی نمبر حاصل کرنے والیوں میں انعام تقسیم کئے گئے۔ دینیات میں ۹۰ فیصدی لڑکیوں نے کامیابی حاصل کی اور مڈل جماعت سو فیصدی کامیاب ہوئی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(زینب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر)

## خدام الاحمدیہ کے آئندہ امتحان کیلئے نصاب شہادۃ القرآن

خدام الاحمدیہ کے آئندہ امتحان جو انشاء اللہ ۱۰ اخر جولائی ۱۹۴۲ء میں منعقد ہوگا کیلئے شہادۃ القرآن بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ کتاب بکڈپو قادیان سے ۱۲ر پر مل سکتی ہے محصول ڈاک تین پیسہ فی جلد۔ کتاب کیلئے براہ راست مینیجر صاحب بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان کو لکھا جائے اس امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے نام معہ ایک پیسہ فی کس فیس دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیئے جائیں۔

## احباب کی خدمت میں ضروری اطلاع

الفضل مورخہ ۱۴، ۱۷ مئی میں الفضل کے اُن خریدار اصحاب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا بیس جون تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنا نام ملاحظہ فرما کر سال کا چندہ یکم جون ۱۹۴۲ء تک بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں یا وی۔ پی روکنے کی اطلاع بھیج دیں۔ جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوا۔ یا وی۔ پی روکنے کی اطلاع نہ ملی۔ اُن کی خدمت میں یکم جون کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔

"مینیجر"

## قائدین مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ کریں

کچھ عرصہ سے مجالس خدام الاحمدیہ کی رپورٹوں کی آمد میں سستی ہو رہی ہے۔ جو نہایت ہی افسوسناک ہے احمدی نوجوانوں کو استقلال اور باقاعدگی سے کام کرنا چاہیئے۔ اور کسی وقت بعض وقتی رکاوٹوں کی وجہ سے کام چھوڑ بیٹھنا مناسب نہیں۔ مشکلات پر عبور حاصل کرنا ہی اصل کام ہے۔ پس میں ایسی تمام مجالس کو جو کسی نہ کسی وجہ سے یا تو باقاعدہ کام نہیں کر رہیں۔ یا اگر کام کر رہی ہیں۔ تو رپورٹ نہیں بھیجتیں۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے کام کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں بھیج دیا کریں۔ ماہ شہادت کی رپورٹ فوری طور پر ارسال کی جائے۔

جنرل سیکرٹری مجلس مرکزیہ



## نارتھ ویسٹرن ریلوے

ملٹری ریلوے یونٹس میں ہندوستان اور بیرون ہند سروس کے لئے سروئیروں اور ڈرافٹسمین ریلوے کنسٹرکشن کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندگان کے لئے ضروری ہے۔ کہ انجنیئرنگ اور ڈرائنگ کا کچھ علم رکھتے ہوں۔ اور انگریزی جانتے ہوں۔

امیدواران کا بھرتی سے قبل امتحان لیا جائیگا۔ اور قابلیت کے مطابق انہیں گریڈ ملیگا۔ اگر کافی اوصاف کے آدمی میسر نہ آسکیں۔ تو خواہشمند لوگوں کو دو ماہ کی مزید ٹریننگ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر دی جائیگی۔ تا وہ گریڈ III کے معیار کے مطابق قابلیت حاصل کریں۔ تنخواہ اور الاؤنس حسب ذیل ہوگا۔

| | ڈرافٹسمین ریلوے کنسٹرکشن (الف) | ڈرافٹسمین ریلوے کنسٹرکشن (ب) | سروئیر (الف) | سروئیر (ب) |
|---|---|---|---|---|
| ٹریننگ کے زمانہ کا الاؤنس | ۶۶ روپے ماہانہ | | ۷۶ روپے ماہانہ | |
| گریڈ III | ۹۸/۱۰/۰ ماہانہ | ۱۰۸/۱۰/۰ ماہانہ | ۱۱۸/۱۰/۰ ماہانہ | ۱۲۸/۱۰/۰ ماہانہ |
| II | ۱۱۸/۱۰/۰ " | ۱۲۸/۱۰/۰ " | ۲۱۸/۱۰/۰ " | ۲۲۸/۱۰/۰ " |
| I | ۱۹۳/۱۰/۰ " | ۲۰۳/۱۰/۰ " | ۳۱۸/۱۰/۰ " | ۳۲۸/۱۰/۰ " |

(ا) تنخواہ اور الاؤنس جو ہندوستان میں ملے گا۔ (ب) تنخواہ اور الاؤنس جو بیرون ہند میں ملیگا

تمام درخواستیں جن میں تعلیمی قابلیت اور سابقہ تجربہ وغیرہ کا تفصیلی ذکر ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

ڈپٹی جنرل مینیجر (ریکروٹنگ) لاہور

## ولاصاحب ضلع امرتسر میں باباجیون سنگھ دل کی طرف سے مذہبی سکھوں کی ایک عظیم الشان کانفرنس

ولاصاحب ضلع امرتسر میں مذہبی سکھوں کی ایک عظیم الشان کانفرنس مورخہ ۱۴-۱۵-۱۶ جون ۱۹۴۲ء مطابق ۱-۲-۳ اساڑھ منعقد ہوگی

اس کانفرنس کی غرض یہ ہے۔ کہ مذہبی سکھوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔ اس کانفرنس میں مذہبی سکھوں کے بڑے بڑے لیڈر شامل ہونگے۔

سادھو سنگھ تیج

پراپیگنڈا سیکرٹری باباجیون سنگھ دل ضلع گورداسپور

## نفع مند کام

جو حضرات اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائیداد کی کفالت پر [illegible] محفوظ رہیگا۔ اور نفع ملیگا۔ [illegible]

---

۳ روپے ۹ آنے

## ہر دس روپے کے قرض پر



### پڑھیئے یہ کس طرح ہوتا ہے

وہ جو اپنے مستقبل کے واسطے کچھ جمع کر سکتے ہیں ان کے لئے نادر موقع ہے کہ وہ حفاظت کے ساتھ گورنمنٹ ڈیفنس سرٹیفکیٹس پر روپیہ لگائیں۔ اس رقم پر سود اتنا ملتا ہے جتنا کہ تھوڑی رقم لگانے والے کو عام طور پر نہیں مل سکتا۔

### سیونگس اسٹامپس بچت کے طریقے کو آسان کرتے ہیں

ہر دس روپے کے خریدے ہوئے سرٹیفکیٹ پر پہلے سال کے بعد ہر سال کے اختتام پر پانچ آنے سود دیا جاتا ہے۔ پانچویں سال کے خاتمہ پر چار آنے اور دسویں سال کے اختتام پر آٹھ آنے کا بونس دیا جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ دس سال کے خاتمہ پر اصل لگائے ہوئے دس روپے کے تیرہ روپے نو آنے ہو گئے۔ انکم ٹیکس معاف۔ آپکو یہ کرنا ہے کہ پوسٹ آفس جائیں اور ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس حاصل کریں۔ اگر آپ ایک دفعہ میں دس روپے خرچ کر کے ایک سرٹیفکیٹ نہیں خرید سکتے تو ایک ڈیفنس سیونگس اسٹامپ کارڈ حاصل کیجئے جو آپ کو مفت ملیگا۔ تب آپ جس قدر بھی ۴ ر ۸ ر اور

ایک روپے والے اسٹامپ [illegible] کسی طرح بھی خرید سکتے ہیں خریدیں۔ جب آپ کے کارڈ پر دس روپے کی قیمت کے اسٹامپ چسپاں ہو جائیں تو کسی پوسٹ آفس میں جو سیونگس بینک کا کام کرتا ہو دیجئے۔ آپ کو دس روپے کا ایک ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹ مل جائیگا۔ یہ سرٹیفکیٹ آپ کے لئے روپیہ پیدا کریگا۔ اور دس سال میں تیرہ روپے ۹ آنے کی قیمت کا ہو جائیگا بغیر انکم ٹیکس کے۔ اگر آپ کسی وقت اپنا روپیہ واپس لینا چاہیں گے تو آپ کو مع حاصل کردہ سود اور بونس کے واپس دے دیا جائے گا۔

## منافع اور حفاظت کیلئے ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس خریدیے

---

### دنیا مان چکی ہے کہ

طبیہ عجائب گھر کی ہر چیز خالص اور اعلےٰ ہے پھر کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اس کی تیار کردہ "اکسیر اطفال" فوائد کے اعتبار سے اعلیٰ نہ ہو۔ قیمت ایک روپیہ فی تولہ مکمل خوراک گیارہ تولہ عه

ملنے کا پتہ:- طبیہ عجائب گھر قادیان

---

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

### بعدالت چوہدری عزیز احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی سب جج بہادر درجہ دوم منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

دعویٰ دیوانی ۲۳۴

سندر سنگھ ولد حکم سنگھ۔ جیون سنگھ ولد سندر سنگھ ممبران مشترکہ خاندان مشترکہ خود ذات بھاٹیہ کرخانوالی تحصیل گجرات بنام ہرمندر سنگھ اندر سنگھ پسران ارجن سنگھ سکنہ دھیرکاں کلاں۔

دعویٰ ۵۰۰ روپیہ بکفالت مرہونہ

بنام ہرمندر سنگھ۔ اندر سنگھ پسران ارجن سنگھ ذات بھاٹیہ سکنہ دھیرکاں کلاں تحصیل پھالیہ حال مقام کاٹ کوٹ ریاست اندور ھلکر سٹیٹ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان ہرمندر سنگھ و اندر سنگھ مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام ہرمندر سنگھ و اندر سنگھ مذکوران جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکوران تاریخ

۵ ماہ جون ۱۹۴۲ء

کو مقام منڈی بہاؤالدین حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۹ ماہ مئی ۱۹۴۲ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**نیویارک** ۲۰ رمئی۔ آج نیویارک میں ۳ بجے بعد دوپہر ہوائی حملہ کا الارم دیا گیا جو ۳۱ منٹ تک جاری رہا۔ تمام ریڈیو سٹیشن بند ہو گئے۔ اس کے بعد خطرہ دور ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ امریکی کمانڈر نے بعد میں پولیس افسروں اور وارڈنوں کو بتایا کہ یہ محض ہوائی حملے کی مشق تھی ●

**لنڈن** ۱۹ رمئی۔ آج ہاؤس آف کامنز میں مسٹر ایٹلے نائب وزیر اعظم نے جنگی صورت حالات کے متعلق بحث شروع کرتے ہوئے کہا۔ ہم ہر ذرہ کوشش کر رہے ہیں جو ہندوستان میں اپنی فوجوں کو مضبوط بنانے کیلئے کر سکتے ہیں۔ ابھی تک یہ واضح نہیں ہو سکا کہ جاپان ہندوستان پر حملہ کریگا یا نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آسٹریلیا پر حملہ کرے۔ بحیرہ کورل میں جو سمندری لڑائی ہوئی۔ وہ بہت زیادہ موثر ثابت ہوئی ہے۔ تاہم ابھی تک آسٹریلیا کو خطرہ ہے۔ اگر جاپانیوں نے آسٹریلیا پر حملہ کیا۔ تو انہیں اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائیگا۔ قدامت پسند پارٹی کے ایک ممبر نے زور دیا کہ ہاؤس آف کامنز کے ممبروں کو برما کی لڑائی کے متعلق زیادہ سے زیادہ اطلاعات دی جائیں۔ مسٹر ایٹلے نے جواب دیا کہ برما میں فوجی سرگرمیاں ابھی تک جاری ہیں۔ لیکن ان کی اشاعت کے سوال پر غور کرتے ہوئے فوجی نقطۂ نگاہ کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔ آپنے مزید کہا کہ ہمارے لئے یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ ہم مشرق بعید کے ہر ایک مقام پر کافی فوجیں رکھیں۔ اسی طرح پیشتر اسکے کہ جاپان اپنے بڑے ارادہ کا انکشاف کرے۔ یہ دانشمندی نہ ہو گی کہ ہم کسی ایک علاقہ میں اپنی بڑی فوجیں جمع کر دیں۔ ہم نے لنکا میں اپنی فوجوں کو مضبوط کر لیا ہے۔ آخر میں مسٹر ایٹلے نے روسیوں کو خراج تحسین ادا کیا اور کہا۔ کہ ہم نے روس کو مال بھیجنے کا جو وعدہ کیا تھا اسپر قائم ہیں۔ لیکن یہ کام آسان نہیں۔ مرمانسک کا سمندری راستہ بہت مشکل ہے اور اس کا ہمارے تجارتی جہازوں اور بحری فوجوں پر بوجھ پڑتا ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ ہم اپنے اتحادی روس کے لئے جو قدم بھی اٹھائینگے وہ درست ہو گا ●

**کراچی** ۱۹ رمئی۔ پنجاب میل کے واقعہ کی تحقیقات آج سینئر گورنمنٹ انسپکٹر آف ریلویز نے حیدر آباد میں شروع کر دی ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ہلاک شدگان کی مقدار ۲۴ اور زخمیوں کی تعداد ۳۲ ہے۔ جن لاشوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔ انکے فوٹو اتروا لئے گئے ہیں ●

**ماسکو** ۱۹ رمئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسی فوجیں خارکوف کی بستیوں میں داخل ہو گئی ہیں جرمنوں نے ان کی پیشقدمی روکنے کیلئے اپنی تمام طاقت خارکوف کے رقبہ میں جمع کر دی ہے۔ [illegible] روسی فوجیں ان کے حملوں کو پسپا کر کے آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔ جرمنوں کے سینکڑوں ٹینک تباہ کر دیئے گئے ہیں ●

**نئی دہلی** ۱۹ رمئی۔ جاپانیوں کے ہیڈ کوارٹرز نے اعلان کیا گیا ہے کہ کالیوا کے رقبہ میں بیس ہزار سپاہیوں کی ایک برطانوی فوج تباہ کر دی گئی ہے لیکن برطانوی ہیڈ کوارٹرز نے اس بے بنیاد دعویٰ کی تردید کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ برما میں برطانوی فوجوں کی نقل و حرکت پُرامن طریق سے جاری ہے۔ دشمن کی فوج سے کوئی تصادم نہیں ہو رہا۔ جاپانیوں نے کالیوا کے رقبہ میں جو آسام کی سرحد سے ۷۵ میل دور ہے۔ ایک دو دستے اتارنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ لیکن چند دن ہوئے ہماری فوجیں اس علاقہ کو خالی کر گئی تھیں اس لئے دشمن سے انکا کوئی تصادم نہیں ہوا۔ کل جاپانیوں نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے برما کے بہت سے برطانوی ٹینک تباہ کر دیئے ہیں۔ لیکن جس تعداد کا دعویٰ کیا گیا ہے وہ برما میں جمع ہی نہیں کی گئی ●

**لاہور** ۱۹ رمئی۔ بنگال اینڈ آسام ریلوے کو ۱۸ رمئی شام کو ۸ بجکر ۲۸ منٹ پر رنگاگر اور کرشنی نگر سٹیشنوں کے درمیان حادثہ پیش آیا۔ بعض نامعلوم اشخاص نے فش پلیٹیں اکھاڑ دیں جس سے انجن۔ ایک تھرڈ کلاس ڈبہ اور بریک وین پٹڑی سے اتر کر الٹ گئی۔ مسافروں میں سے کوئی زخمی نہیں ہوا۔ صرف ڈرائیور اور فائرمین زخمی ہوئے ●

**لنڈن** ۱۹ رمئی۔ امریکی فوج کی ایک بہت بڑی جمعیت شمالی آئرلینڈ میں پہنچ گئی ہے۔ اس میں ٹینک یونٹ بھی شامل ہیں اور ہوائی جہاز بھی ●

**لاہور** ۱۹ رمئی۔ "سول" کے نامہ نگار مقیم دہلی سے انٹرویو کے دوران میں ایک امریکی افسر نے کہا کہ یہ افواہ غلط ہے کہ برطانیہ نے اُدھار اور پٹہ کے قانون کے مطابق امریکہ سے آنیوالی مدد کے عوض ہندوستان کو امریکہ کے پاس گروی رکھ دیا ہے۔ ہندوستان کو جو جو امداد دی جا رہی ہے اس کے متعلق اسے اختیار ہے کہ چاہے تو روپیہ کی صورت میں واپس کر دے اور چاہے تو خام مال کی صورت میں ●

**بنگلور** ۱۹ رمئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جنوبی ہند کی فوجوں کی کمانڈر اپنی فوجوں کا معائنہ کرنے کے بعد واپس آ گئے ہیں۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ فوج کو اب جنگی پیمانے پر منظم کر لیا گیا ہے۔ اور وہ قلیل ترین نوٹس پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہے ●

**لنڈن** ۱۹ رمئی۔ ایک جرمن اخبار نویس جو جرمنی سے بھاگ کر انگلستان میں پناہ گزین ہے۔ اسنے لنڈن سے شائع ہونیوالے ایک جرمن زبان کے اخبار میں یہ انکشاف کیا۔ کہ ہٹلر کے برسر اقتدار آنے سے پہلے بھی جرمنی میں گیس جنگ کے لئے تیاریاں کی جا رہی تھیں۔ چنانچہ ہیمبرگ میں جو اب برطانوی ہوائی جہازوں کا نشانہ بن چکا ہے ایک فیکٹری میں بڑا خوفناک حادثہ ہوا۔ اس فیکٹری میں گیس بنائی جا رہی تھی جب ہٹلر برسر اقتدار آیا۔ تو کھلم کھلا زہریلی گیس بنائی جانے لگی۔ اور دیگر ملکوں کو بھی بر آمد کی جانے لگی۔ جرمن اخبار نویس نے لکھا ہے کہ زہریلی گیس کے استعمال کی صورت میں جرمنی کو زیادہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔ کیونکہ جرمنی کے شہر گنجان اور ایک دوسرے کے قریب واقع ہیں ●

**قاہرہ** ۲۰ رمئی۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم اور کمانڈر انچیف جنرل سمٹس نے اعلان کیا ہے کہ ہم جنگ کے فیصلہ کن مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں۔ اس کا فیصلہ اس سال میں ہو جائیگا۔ جنوبی افریقہ کو جاپانیوں سے بچانے کے لئے مکمل تیاریاں کی گئی ہیں ●

**اوٹاوہ** ۱۹ رمئی۔ چینی ہوائی فوج کے کمانڈر نے ایک بیان میں کہا کہ چین کے پاس ہوائی اڈے اور ہوا باز موجود ہیں۔ اور وہ جاپان پر بمباری کر سکتا ہے بشرطیکہ اسے ہوائی جہاز مہیا کئے جائیں ●

**لنڈن** ۱۹ رمئی۔ جرمن ہوائی جہازوں نے سوموار کو دن کے وقت جنوب مشرقی اور جنوبی انگلینڈ پر ۳ معمولی حملے کئے۔ چند اشخاص ہلاک اور کچھ زخمی ہوئے ●

**اوٹاوہ** ۱۹ رمئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ایمپرس آف ایشیا نامی جہاز جو سترہ ہزار ٹن وزنی تھا ڈوب گیا۔ یہ جہاز [illegible] میں سمندر میں اتارا گیا تھا۔ اس جہاز کے ڈوبنے سے جو لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے ان کے متعلق ابھی تک کوئی رپورٹ شائع نہیں ہوئی ●

**واشنگٹن** ۱۹ رمئی۔ جزیرہ مارٹینک کے متعلق امریکہ نے وشی گورنمنٹ سے جو مطالبہ کیا تھا اسے لاوال نے کسی حد تک منظور کر لیا ہے اور امریکن گورنمنٹ کو اجازت دیدی ہے کہ وہ مارٹینک میں اپنی فوجیں بھیج سکتی ہے۔ لیکن فرانسیسی فوجوں کو وہاں سے نکال نہیں سکتی۔ البتہ فرانسیسی فوجیں اگر جرمنوں کی حمایت کریں تو ان کے خلاف کارروائی کی جا سکتی ہے ●

**ماسکو** ۱۹ رمئی۔ جنیوا سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ پچھلے ہفتے بہت سے پیرا شوٹ سپاہی ڈنمارک میں اترے۔ نازی خفیہ پولیس کو ان کا پیچھا کرنے کے لئے کہا گیا۔ مگر ابھی تک کسی پیرا شوٹ کا نام و نشان نہیں ملا۔ ان پیرا شوٹ سپاہیوں کے متوقع حملہ کا انسداد کرنے کے لئے تمام اہم مقامات پر فوج تعینات کر دی گئی ہے ●

**واشنگٹن** ۱۹ رمئی۔ لنڈن میں مقیم یوگوسلاویہ کی حکومت کو جو رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہنگرین فوجوں کے یوگوسلاویہ میں داخل ہونے کے بعد جرمنوں نے ایک لاکھ مردوں عورتوں اور بچوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یوگوسلاویہ کے ایک مقام میں نظر بندوں کے کیمپ میں تیرہ ہزار مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو اس قدر تنگ جگہ میں رکھا گیا ہے کہ وہ سو بھی نہیں سکتے۔ نووسڈ کے ایک شہر میں سات سو شہریوں کو گولی سے اڑا دیا گیا ●

**ناگپور** ۱۹ رمئی۔ چینی مسلمان لیڈر شیخ عثمان کا ناگپور میں شاندار خیر مقدم ہوا۔ آپنے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ چین میں کوئی فرقہ وارانہ کشیدگی نہیں۔ چین اور ہندوستان میں سینکڑوں سال بعد دوبارہ دوستانہ تعلقات پیدا ہوئے ہیں۔ امریکہ روس اور چین یقیناً ہندوستان کے نصب العین کو اپنا نصب العین سمجھیں گے ●

**دہلی** ۲۰ رمئی۔ انگریزی ہوائی جہاز برما میں جاپانیوں پر بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں۔ آج تیسرے پہر نئی دہلی سے جو اعلان کیا گیا۔ اسمیں بتایا گیا کہ اکیاب میں جاپانیوں کے اڈے پر ۲ حملے کئے گئے اور کافی نقصان پہنچایا گیا۔ تمام انگریزی جہاز سلامتی سے واپس آ گئے ●

**دہلی** ۲۰ رمئی۔ یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ نے چینی فوجوں کے متعلق بیان کیا کہ اسوقت جو لڑائی کاؤچینگ میں لڑی جا رہی ہے اسکی حالت تسلی بخش ہے۔ چینی اپنے تجربہ کی بنا پر خوب سمجھتے ہیں کہ جاپانیوں کو آگے بڑھنے سے روکنے کا کیا طریق ہے ●

**لنڈن** ۲۰ رمئی۔ جرمنی کے فوجی مقامات پر ہوائی جہازوں نے زور کے حملے کئے۔ منہائن کی بندرگاہ پر بہت بڑا حملہ کیا گیا اور کافی نقصان پہنچایا ●

**لنڈن** ۲۰ رمئی۔ شمالی انگلستان کے بعض مقامات پر جرمن ہوائی جہازوں نے حملہ کیا مگر کوئی خاص نقصان نہیں ہوا صرف ایک آدمی زخمی ہوا ●

**دہلی** ۲۰ رمئی۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے ہندوستان میں بکتر بند فوج پہلے سے ۱۲ گنا بڑھ گئی ہے اسی طرح فولاد تیار کرنے والے کارخانے بہت ترقی کر گئے ہیں اور پہلے سے ڈیوڑھا فولاد تیار کر رہے ہیں۔ ان کارخانوں کو بڑھایا اور نئے کارخانے کھولے جا رہے ہیں۔ جب وہ تیار ہو گئے۔ تو دوگنا فولاد تیار ہونے لگے گا ●

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی ●